Dr. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH, QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۰

شمارہ ۳۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516

۳ ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ　　۳ تبوک ۱۳۶۰ ہش　　۳ ستمبر ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۱ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں روزنامہ الفضل ربوہ کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی میں قیام فرما ہیں حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۱۵ اگست کی اطلاع کے مطابق طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی سفر و حضر میں خیر و عافیت، صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی صوبہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس و اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ میں شمولیت کے لئے مورخہ ۲۷ اگست کی صبح کو تشریف لے گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی سفر و حضر میں خیر و عافیت، صحت و سلامتی اور کامیاب مراجعت کے لئے احباب کرام دعا فرمائیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے غیاب میں مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائم مقام امیر مقامی اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی قائم مقام ناظر اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ (باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

گیمبیا کے صدر داؤد جوارا نے احمدیہ سیکنڈری سکول کی مسجد ناصر کا افتتاح

نصرت ہائی سکول کی تقریب میں شرکت - صدر مملکت کی بیگم لیڈی جوارا بھی تشریف لائیں

اس سکول نے دس سال کے مختصر عرصے میں اعلیٰ کارکردگی کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے ○ صدر مملکت

بانجل (گیمبیا مغربی افریقہ) گیمبیا کے صدر مملکت محترم الحاج داؤد اجوارا صاحب نے ۴ مئی ۱۹۸۱ء بروز سوموار جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جاری شدہ سکول نصرت ہائی سکول کی سالانہ تقریب میں شرکت کی اور سکول کی مسجد "ناصر" کا افتتاح کیا۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ ۱۹۷۰ء کے دوران رکھا تھا۔

صدر مملکت نے جماعت احمدیہ کے سکول کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس سکول نے دس سال کے قلیل عرصے میں قوم کے لئے اپنی اعلیٰ کارکردگی کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ صدر مملکت نے جن کے ہمراہ ان کی بیگم صاحبہ لیڈی چائلز جوارا بھی سکول میں تشریف لائی تھیں، طلباء پر زور دیا کہ وہ خوب محنت سے کام کریں۔ گیمبیا کے سرکاری اخبار "دی گیمبیا نیوز بلیٹن" نے اپنی ۷ مئی ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں اس خبر کو بہت جلی انداز میں صفحہ اوّل پر سب سے اوپر شائع کیا ہے۔ خبر کا عنوان ہے "صدر جوارا نے ناصر مسجد کا افتتاح کیا"۔ اخبار نے لکھا ہے کہ طلباء کو اپنی تمام صلاحیتیں استعمال کر کے ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ صدر مملکت نے اس تقریب کے مہمان مقرر محترم الحاج گاربا جمپا کی خدمات کا بھی نہایت اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا۔ الحاج گاربا صدر محترم کے سکول کے زمانے میں استاد رہے ہیں۔ اخبار کے مطابق صدر نے احمدیہ مسلم مشن گیمبیا کے امیر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے انہیں اور ان کی بیگم صاحبہ کو سکول میں مدعو کیا ہے۔ مہمان مقرر محترم الحاج گاربا جمپا صاحب نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ یہ نہ سوچیں کہ ملک ان کے لئے کیا کر سکتا ہے بلکہ یہ خیال رکھیں کہ وہ ملک کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نصرت ہائی سکول ملک کا ایک کامیابی سے چلنے والا سکول ہے۔ انہوں نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ زراعت کے میدان میں بھی معلومات حاصل کریں۔ کیونکہ زراعت پر ہی ملک کی ترقی کا انحصار ہے۔ انہوں نے طلباء اور اساتذہ کے درمیان بہترین تعاون اور ہم آہنگی قائم کرنے پر زور دیا تاکہ ملک میں صدر جوارا۔ کوامے۔ انکرومہ اور موزوریوا جیسے عظیم لوگ پیدا ہو سکیں۔ تقریب سے امیر جماعت گیمبیا، سکول کے پرنسپل اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کے رکن مسٹر ٹی۔ بی۔ فون نے بھی خطاب کیا۔ صدر اور لیڈی جوارا نے سکول کے نمایاں طلباء کو انعامات تقسیم کئے۔ صدر مملکت نے مسجد ناصر کے علاوہ سکول کی کینٹین کا بھی افتتاح کیا۔

نصرت ہائی سکول گیمبیا کے پرنسپل مکرم انیس احمد صاحب عقیل جو کہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کے صاحبزادے ہیں۔ نے اپنی رپورٹ میں اس شاندار تقریب کی کچھ اور تفاصیل بتائی ہیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ صدر کی آمد پر پہلی بار سکول کے سکاؤٹس نے صدر موصوف کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ صدر مملکت نے مسجد ناصر کا افتتاح کیا۔ اور اس کے بعد امیر صاحب گیمبیا مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نے دعا کرائی۔ جس میں صدر صاحب سمیت تمام حاضرین شامل ہوئے۔

مکرم پرنسپل صاحب نے ناصر مسجد کی تفاصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مسجد سکول نے اپنے ذرائع سے مکمل کی ہے۔ مسجد کے چاروں طرف کھڑکیاں ہیں۔ اس میں تین اطراف سے داخلہ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ قسم کی CIELOTEX سے چھت کا اندرونی حصہ مزین ہے اور فرش نہایت صفائی سے ریڈ ٹائلز کا بنایا گیا ہے۔ سامنے خوبصورت کیاریاں بنائی گئی ہیں جن میں پودے لگے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مسجد میں سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ صدر مملکت مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے۔ اور صفائی اور نفاست کی بہت تعریف فرمائی۔ دیگر تقاریب کے علاوہ صدر محترم نے سکاؤٹس کیمپ کا افتتاح کیا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب مادی قوت کے بل پر بپا نہیں ہوا تھا

اس عدیم النظیر انقلاب کو بپا کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر نوعِ انسان کے دل جیتے گئے تھے

آنحضور کے خُلقِ عظیم نے پہلے بھی قلوبِ انسانی پر فتح پائی تھی اور اب بھی اسی کے ذریعہ دل جیتے جائیں گے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اگست ۱۹۸۱ء کا خلاصہ

ربوہ ۷ ظہور (اگست) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس امر کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوعِ انسان کی زندگیوں میں جو عدیم النظیر انقلاب بپا ہوا وہ مادی قوت کے بل پر بپا نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے لئے بہت وسیع پیمانہ پر نوعِ انسانی کے دل جیتے گئے تھے۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کی رُو سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلقِ عظیم (منبع ہے ہر پیار کا) ہی تھا جس نے دلوں کو جیت کر ایسا انقلابِ عظیم بپا کیا کہ نہ پہلے کوئی انقلاب اس عظمت کو پا سکا اور نہ آئندہ پا سکے گا۔ اور اب اس آخری زمانہ میں بھی آپ ہی کے خُلقِ عظیم کے ذریعہ پوری نوعِ انسانی کے دل جیتے جائیں گے۔ اور روئے زمین کے تمام انسان آپ کے جھنڈے تلے آکر دینِ واحد پر آجمع ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: پچھلے دنوں میں نے بتایا تھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوعِ انسانی کی زندگی میں ایک انقلابِ عظیم بپا ہوا۔ یہ ایسا انقلابِ عظیم تھا کہ اس کرۂ ارض پر اس جیسا انقلاب پہلے کبھی بپا نہ ہوا تھا۔ اور اس کے ماسوا نہ کوئی اور انقلاب بپا ہو سکے گا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا یہ انقلاب مادی ذرائع اور مادی طاقتوں کے بل پر بپا نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے لئے نوعِ انسانی کے دل جیتے گئے تھے، بنی نوعِ انسان کے لئے خیر اور بھلائی کے سامان مہیا کئے گئے تھے۔ اُن کے دکھ دور کر کے سکھ اور خوشحالی کی فضا پیدا کی گئی تھی۔

حضور نے فرمایا اس وقت میں اختصار کے ساتھ صرف یہ بتاؤں گا کہ دل کیسے جیتے گئے تھے؟ اس کا جواب خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (القلم آیت ۴) یعنی یہ کہ آپ کو خلقِ عظیم پر قائم کیا گیا ہے۔ عظیم کا لفظ عربی زبان میں اس محل پر استعمال کرتے ہیں کہ جب یہ ظاہر کرنا مقصود ہو کہ اس جیسا اور کوئی نہیں۔ سو آپ کو بلحاظ اخلاقِ فاضلہ انتہائی بلند مقام پر فائز کیا گیا ہے۔ وسعتوں کے لحاظ سے بھی اور رفعتوں کے لحاظ سے بھی۔ وسعتوں کے لحاظ سے اس لئے کہ آپ کے خلقِ عظیم کے اثر دلپذیر نے روئے زمین کے تمام انسانوں کو اپنے احاطہ میں لینا ہے اور رفعتوں کے لحاظ سے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی آپ کے خُلقِ عظیم کی پیروی کرے گا اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرے گا وہ اپنے دائرۂ استعداد میں انتہائی رفعت کو پالے گا۔

اس موقع پر حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم کی بعض مثالیں بیان فرمائیں۔ اور اس ضمن میں بالخصوص سالہا سال تک اذیتیں دینے اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے والے جانی دشمنوں کے ساتھ دل موہ لینے والے آپ کے حُسن و احسان کے متعدد ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا جس کے نتیجہ میں بہت وسیع پیمانہ پر نوعِ انسانی کے دل جیتے گئے۔ اور وہ آپ کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ انہوں نے اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ ان مثالوں اور ایمان افروز واقعات کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا، یہ ہے وہ پیار جس کا منبع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلقِ عظیم ہے۔

بعد ازاں حضور نے واضح فرمایا کہ بعد کے زمانوں میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء اللہ نے آپ کے خُلقِ عظیم کی پیروی کر کے اور اپنے وجودوں میں آپ کے حُسن و احسان کی ایک خفیف سی جھلک دکھا کر ہزاروں لاکھوں انسانوں کے دل جیتے اور انہیں خلقِ محمدی کا گرویدہ بنا کر ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا۔ اب اس آخری زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ ہی کے خُلقِ عظیم کے ذریعہ پوری نوعِ انسانی کے دل جیتے جانے اور انہیں دینِ واحد پر جمع کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا، ہم احمدی جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم سے حصہ نہیں لیں گے اور بنی نوعِ انسان کو اپنی زندگیاں [illegible] جب تک نہیں دکھائیں گے ہم غلبہ اسلام کے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ یہ مقصد پوری نوعِ انسانی کے دل جیتنے سے حاصل ہوگا۔ اور اس کے لئے آپ کے خلقِ عظیم سے حصہ لینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے تا نوعِ انسانی ہمارے نمونہ سے متاثر ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حرکت کرنے لگے۔ اور آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ آمین ٭

(الفضل مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۸۱ء)

منبعِ فیض و عطا جز مصطفےٰ کوئی نہیں

از محترم محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

تیرے بن یا رب ہمارا آسرا کوئی نہیں
اور دُنیا میں خدا تیرے سوا کوئی نہیں

ہیں ہمارے کارواں سالار ختم المرسلیں ؐ
اور اب نوعِ بشر کا پیشوا کوئی نہیں

ذات میں اُن کی نمایاں ہیں تری ذات و صفات
مظہرِ کامل سوا اُن کے ترا کوئی نہیں

تیری ہر خوبی کا اُن میں عکس ہے جلوہ نُما
اُن سا بزمِ دوجہاں میں آئینہ کوئی نہیں

تجھ کو پانے کا وسیلہ ہیں محمدؐ ہی فقط
اور در، تجھ تک پہنچنے کا کھلا کوئی نہیں

حضرتِ احمدؑ بھی ثمرہ ہیں اُنہیں کے فیض کا
منبعِ فیض و عطا جز مصطفےٰ کوئی نہیں

جانتا ہے تو ہیں عاشق ہم ترے قرآن کے
راز تجھ سے تیرے بندوں کا چھپا کوئی نہیں

کر رہے ہیں چار سُو اس کی اشاعت برملا
مدعا اس سے بجز تیری رضا کوئی نہیں

ساری قوموں پر تُو اب یہ راز کر دے آشکار
راہِ حق راہِ محمدؐ کے سوا کوئی نہیں

ہم ترے ہیں جب تو حال اپنا کہیں کیوں غیر سے
تیرے بن پُرساں ہمارے حال کا کوئی نہیں

کون مومن ہے تری دُنیا میں اور کافر ہے کون
درحقیقت اس سے تجھ بن آشنا کوئی نہیں

کاش ہو جائے رضا حاصل تری صدیقؔ کو
اور اُس کی زندگی کا مدعا کوئی نہیں

خطبہ جمعہ

اسلام نے کامل مذہبی آزادی دی ہے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اُس کے غضب کے مورد ہونے کا انحصار ہر شخص کے اپنے افعال پر ہے

انبیاء کرام کو بھی بطور معلّم مبعوث کیا جاتا ہے، انہیں نہ لوگوں کے دلوں پر متصرّف کرنے کی طاقت ہوتی ہے نہ جبر و اکراہ سے کام لینے کی اجازت

یہ ایک حقیقت ہے کہ کفر، نفاق اور ارتداد کا دروازہ بند نہیں کسی کو جبراً اُس سے روکا نہیں جاسکتا ہاں ان کی سزا بہت سخت ہے

شیطان کی طاقتیں اس سے چھین نہیں لی گئیں وہ اب بھی وساوس پیدا کر کے انسان کو نفاق اور ارتداد کی طرف لانے میں مصروف ہے

خدا تعالیٰ سے طاقت حاصل کر کے ہی شیطانی حملوں سے بچا جاسکتا ہے انسانی کوشش یا تدبیر اس سلسلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتی!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ امان ۱۳۵۸ ہش مطابق ۹ مارچ ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:-

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ (البقرہ آیت ۱۲۰)

اور پھر فرمایا:-

اس آیت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، مبعوث کیا ہے۔ بشیر اور نذیر بناکر اصحاب الجحیم کے متعلق تجھ سے باز پرس نہیں کی جائے گی۔

قرآن کریم نے یہاں یہ نہیں کہا کہ کافروں کے متعلق تجھ سے باز پرس نہیں کی جائے گی۔ بلکہ یہ کہا کہ اصحاب الجحیم کے متعلق تجھ سے باز پرس نہیں ہوگی۔ یعنی تیری یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ کون دوزخ میں جاتا ہے یا نہیں جاتا۔

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ کے معنی

سمجھنے کے لئے جب ہم قرآن کریم ہی کو دیکھتے ہیں اور اس سے ہمیں صحیح معنی پتہ لگ سکتے ہیں) تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے اصحاب الجحیم یا اصحاب النار، دوزخ کی آگ میں پڑنے والوں کا جہاں ذکر کیا ہے، وہاں تین بڑے گروہ ہیں جن کا ذکر اصحاب الجحیم یا اصحاب النار کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ تجھ سے ان تینوں گروہوں کے جہنم میں جانے کے متعلق باز پرس نہیں ہوگی۔

پہلا گروہ ان میں سے وہ ہے جس کا ذکر سورہ مائدہ کی آیت ۱۱ میں بیان ہوا۔ فرمایا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہوں کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا۔ جو دلائل صداقت کے تھے ان کی تکذیب کی اور خدا تعالےٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے نزدیک اصحاب الجحیم ہیں۔ دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ یہ گروہ جو ہے آگ میں پڑنے والا ہے۔

دوسرا گروہ جو آگ میں پڑنے والا ہے قرآن کریم کی اصطلاح میں، یہ بھی ایک بڑا گروہ ہے جس کا ذکر سورۂ نساء کی آیت ۱۴۶ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کہ منافقین یقیناً جہنم کی گہرائی کے سب سے نچلے حصہ میں ہوں گے۔ پس ایک تو کافر ہوئے جن کا پہلے ذکر تھا اور دوسرے منافق ہوئے جو

قرآن کریم کی اصطلاح

میں اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یا اَصْحٰبُ النَّارِ ہیں۔

اور تیسرا گروہ جن کا ذکر قرآن کریم نے اَصْحٰبُ النَّارِ کے زمرہ میں کیا ہے وہ یہ ہے۔ سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۸ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

کہ تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے اور راہِ ارتداد اختیار کرے پھر وہ طبعی موت مرے، اس حالت میں کہ وہ ارتداد کے ذریعہ سے جس کفر میں داخل ہوا تھا (ایمان کو چھوڑ کے) اس کفر پر وہ قائم تھا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ایمان کی حالت میں جو نیکیاں کی تھیں اور بظاہر قربانیاں دی تھیں لیکن بعد میں ارتداد اختیار کیا تو حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ۔ وہ نیک اعمال بھی اُن کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اُن کی نیکیوں کا بدلہ ثواب اور خدا تعالےٰ کی رضا کی شکل میں نہیں ملے گا۔ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور ایسے مرتد جو ہیں، وہ اصحاب النار ہیں۔ اصحاب الجحیم ہیں۔ دوزخی ہیں۔ دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں۔ اور لمبا عرصہ اس میں رہنے والے ہیں۔

ان آیات کی روشنی میں ہمیں تین گروہ نظر آئے۔ اور وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ کے یہ معنی ہوں گے کہ اے محمدؐ! تجھ سے اس بات پر باز پرس نہیں ہوگی کہ جب تو نے دنیا پر اسلام کو پیش کیا اور صداقت کے دلائل جو خدا تعالیٰ نے ظاہر کئے تھے اور نشاناتِ آسمانی جو تیری صداقت کے لئے آئے تھے وہ تُو نے بتائے اور تبلیغ کی اور دعوت دی کہ یہ حق ہے اس کی طرف آؤ۔ لیکن جہاں ایک حصہ نے ان کو قبول کیا وہاں ایک دوسرا حصہ تھا جنہوں نے قبول نہیں کیا۔ اور وہ کافر بن گئے تو کافروں کے متعلق تجھ سے یہ باز پرس نہیں ہوگی۔ یہ پوچھ گچھ نہیں ہوگی کہ کیوں وہ کفر کی حالت میں مرے۔ اور ایمان نہیں لائے۔ یہ تیری ذمہ داری نہیں ہے۔

تیرا کام صرف البلاغ ہے

دعوت دینا ہے، سمجھانا ہے، اُن کے لئے دُعائیں کرنا ہے۔ لیکن ہدایت پانے

والے نے خود اپنی مرضی سے ہدایت پائی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ اُسے اس کی توفیق دے۔ یا بدقسمت ہوگا اور توفیق نہ پائے گا تو انکار کرے گا۔ بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا کہ کیوں اتنے دلائل سُننے کے بعد اور معجزات دیکھنے کے بعد ایک دُنیا منکرین کے گروہ میں شامل ہوئی۔ اور انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمدؐ کے خدا کا کفر کیا۔

دُوسرے اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ کہ وہ لوگ جو ایمان لائے۔ جنہوں نے کہا کہ ہم خدا اور رسُولؐ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہیں لیکن اُن کا یہ دعویٰ صرف زبان سے تھا عملاً انہوں نے ایثار اور قُربانی اور وفا اور ثباتِ قدم کی راہوں کو اختیار کیا۔ اور خدا اور رسُولؐ سے محبت کر کے اور خدا کی مخلوق سے شفقت کر کے ان کی اسلامی تعلیم اور ہدایت کے مطابق خدمت کرنے کی بجائے فتنہ پیدا کیا اور فساد پیدا کیا۔ اور وسوسے پیدا کئے اور نفاق کی چالوں کو پسند کیا وفا کو چھوڑ کر۔ اور منافق نے کیوں نفاق اختیار کیا؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باز پُرس نہیں ہوگی۔ فرمایا تیرا کام یہ نہیں کہ ایمان لانے والے کو اس بات پر مجبُور کرے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو بھی پورا کرنے والا ہو۔ ایمان کے تقاضوں کو اپنی مرضی سے پُورے کرنے والے جو ہیں انہوں نے خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اُن کے اُوپر کوئی جبر نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر کوئی منافق منافقانہ مفسدانہ راہوں کو اختیار کرتا ہے (منافق تو پہلے دن سے ہی ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں ایسے واقعات نظر آتے ہیں کہ خطرناک نفاق کا مظاہرہ کرنے والے عبد اللہ بن اُبی ابن سلول جیسے لوگ موجود تھے۔) پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بَری قرار دیا گیا اس الزام سے کہ کیوں بعض نے نفاق کی راہوں کو اختیار کیا۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ یہ منافق جو اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ کی رُو سے

جہنّم کے بدترین حصّوں میں

پھینکے جانے والے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی وجہ سے کوئی الزام عاید نہیں ہوتا۔ نہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کی وجہ سے کوئی باز پُرس ہوگی۔

تیسرے معنی، "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ" کے تیسری آیت میں نے پڑھی ہے اُس کی روشنی میں، یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر باز پُرس نہیں کرے گا خدا کہ ایمان لانے کے بعد لوگ مرتد کیوں ہو گئے۔ یہ ذمہ داری محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے کہ جو ایمان لے آیا اُسے زبردستی دائرۂ اسلام کے اندر پکڑ کے رکھیں۔ یہ اُس کا کام ہے۔ ساری بناء ہی آزادی پر ہے۔ جزاء اور سزا۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور خدا تعالےٰ کے قہر کا جلوہ جو ہے، اس کا انحصار ہر شخص کے اپنے افعال پر ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کوئی ذمہ داری ہے نہ آپؐ سے کوئی پُوچھ گچھ اس کے متعلق کی جائے گی۔

جماعتوں اور گروہوں کے لحاظ سے یہ تین گروہ ہی ہیں۔ کُفر کرنے والے، نفاق کی راہوں کو اختیار کرنے والے، اور ارتداد اختیار کرنے والے۔ اور تینوں "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ" کے مفہوم کے اندر آتے ہیں۔ کیونکہ تینوں کے متعلق قرآن کریم نے دوزخی اور دوزخ کی آگ میں پڑنے والوں کا لفظ استعمال کیا ہے۔

تو اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم نے اَے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ پہلے مفسرین اس بحث میں بھی پڑے ہیں کہ اس آیت میں "بشیر اور نذیر" کا تعلق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے یا حق کے ساتھ ہے کہ ہم نے ایسے حق کے ساتھ تجھے بھیجا ہے جو حق بشارت دینے والا اور تنبیہہ کرنے والا ہے۔ مگر دُوسری جگہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق واضح طور پر بشیر اور نذیر کا لفظ استعمال ہُوا ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ بحث لفظی ہے اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا، خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا "اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ"۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کسی کو بشارت دی ہے تو

وحی کے نتیجہ میں

دی ہے اپنی طرف سے تو نہیں دی کوئی بشارت، اور اگر کسی کو کوئی تنبیہہ کی ہے اور ڈرایا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ تو اپنی طرف سے تو نہیں ڈرایا۔ وہ تو اسی واسطے ڈرایا کہ خدا نے کہا تھا کہ میں ناراض ہو جاؤں گا، اگر تم ایسے کام کرو گے۔ تو محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بشیر اور نذیر ہونا ہی بتاتا ہے کہ جو تعلیم آپؐ لے کر آئے، جو قرآن کریم آپ پر نازل ہُوا، وہ قرآن کریم خود بتا رہا ہے کہ کن لوگوں کو خدا تعالیٰ بشارتیں دے رہا اور کن لوگوں پر خدا تعالےٰ کا غضب نازل ہونے والا ہے؛ اور قرآن کریم ان کو ڈرا رہا ہے کہ دیکھو ایسے کام نہ کرو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ ناراض ہو جائے گا۔

تو اس آیت سے بھی ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسلام نے کامل مذہبی آزادی دی ہے۔ اور ایک مفسر نے جیسا کہ میں ابھی بتاؤں گا یہ کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے دلوں پر تصرف کرنے کی طاقت ہی نہیں دی گئی تھی۔ جب طاقت ہی نہیں دی گئی تو الزام کیسے۔ یعنی لَا تُسْئَلُ کا لفظ بتاتا ہے کہ آپؐ کو یہ طاقت نہیں دی گئی تھی کہ زبردستی کسی کے دل کی حالت کو بدلیں۔ جب طاقت ہی نہیں تھی تو الزام بھی نہیں۔ پُوچھ گچھ بھی نہیں۔ باز پُرس بھی کوئی نہیں۔

اس سلسلہ میں میں نے چند ایک نمونے مشہور مفسرین کے بھی لئے ہیں کیونکہ جب ہم بات کرتے ہیں تو ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ہمیں کہتا ہے کہ تم خود ساختہ تفسیر کر رہے ہو۔ پہلوں نے بھی اس کے متعلق کچھ کہا؟ اس لئے میں کچھ نمونے پہلوں کے بھی اس سلسلہ میں لیتا ہوں اور اُن کو بیان کر دیتا ہوں۔

ایک مشہور مفسر امام رازیؒ جن کی تفسیر

تفسیر کبیر کے نام سے

مشہور ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اِعْلَمْ اَنَّ الْقَوْمَ لَمَّا اَصَرُّوْا عَلَى الْعِنَادِ وَ اللِّجَاجِ الْبَاطِلِ وَ اقْتَرَحُوا الْمُعْجِزَاتِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّعَنُّتِ بَيَّنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ لَامَزِيْدَ عَلٰى مَا فَعَلَهٗ فِىْ مَصَالِحِ دِيْنِهِمْ مِنْ اِظْهَارِ الْاَدِلَّةِ وَكَمَا بَيَّنَ ذٰلِكَ بَيَّنَ اَنَّهٗ لَامَزِيْدَ عَلٰى مَا فَعَلَهُ الرَّسُوْلُ فِىْ بَابِ الْاِبْلَاغِ وَ التَّنْبِيْهِ لِكَىْ لَا يَكْثُرَ غَمُّهٗ بِسَبَبِ اِصْرَارِهِمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ"

پھر لکھتے ہیں اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہ اس کے معنی یہ ہیں:-

"قَالَ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ! بِالْحَقِّ لِتَكُوْنَ مُبَشِّرًا لِمَنِ اتَّبَعَكَ وَ اهْتَدٰى بِدِيْنِكَ وَ مُنْذِرًا لِمَنْ كَفَرَبِكَ وَ ضَلَّ عَنْ دِيْنِكَ۔ اَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى (وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ...... فَفِى التَّاوِيْلِ وُجُوْهٌ کہتے ہیں بہت سارے معنے لَا تُسْئَلُ کے ہو سکتے ہیں۔ اَحَدُهَا اَنَّ مَصِيْرَهُمْ اِلَى الْجَحِيْمِ فَمَعْصِيَتُهُمْ لَا تَضُرُّكَ وَ لَسْتَ بِمَسْئُوْلٍ عَنْ ذٰلِكَ وَهُوَ كَقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَ عَلَيْنَا الْحِسَابُ وَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

(الثانى) اِنَّكَ هَادٍ وَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَلَا تَأْسَفْ وَلَا تَغْتَمَّ لِكُفْرِهِمْ وَ مَصِيْرِهِمْ اِلَى الْعَذَابِ وَ نَظِيْرُهٗ قَوْلُهٗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ۔

(الثالث) لَا تَنْظُرْ اِلَى الْمُطِيْعِ وَ الْعَاصِىْ فِى الْوَقْتِ فَاِنَّ الْحَالَ قَدْ يَتَغَيَّرُ فَهُوَ غَيْبٌ فَلَا تُسْئَلُ عَنْهُ وَفِى الْاٰيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ اَحَدًا لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِ غَيْرِهٖ وَلَا يُؤْخَذُ بِمَا اجْتَرَمَهٗ سِوَاهُ سَوَاءٌ كَانَ قَرِيْبًا اَمْ بَعِيْدًا"

امام رازیؒ لکھتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں کہ تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ جب کفار نے مخالفت اور بے فائدہ ضد پر اصرار کیا اور ہٹ دھرمی کے طور پر

اقتراحی معجزات

کا متواتر مطالبہ کیا تو خدا تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کو کہا کہ اُس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے دلائل ظاہر کر کے اُن لوگوں کی دینی بہتری کے لئے جو کچھ کیا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ یعنی خدا تعالےٰ نے اس سے زیادہ نہیں کیا کہ دلائل دے دیئے۔ آیاتِ آسمانی نازل کر دیں۔ امام رازیؒ کہتے ہیں اس آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتا ہے کہ جو میں کر چکا ہوں اس سے زیادہ میں اُن لوگوں کی دینی صلاح کے لئے، دینی مصالح کے لئے نہیں کر سکتا۔ میں نے دلائل قائم کر دیئے، حجج قاطعہ ظاہر کر دیں؛ آیاتِ آسمانی آ گئے صداقت کے اظہار کے لئے۔ اور جیسے خدا تعالےٰ نے یہ بات بیان کی ہے، خدا تعالیٰ نے یہ بھی بیان کر دیا کہ جو کچھ رسولؐ نے اُنہیں تبلیغ کرنے اور تنبیہہ کرنے میں کردار ادا کیا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور ایسا اس لئے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا غم اُن کے کفر پر مُصر ہو جانے کی وجہ سے زیادہ نہ ہو جائے۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا۔ اَے محمدؐ! ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ تو اُن لوگوں کو جو تیری پیروی کریں اور تیرے دین کے ذریعہ ہدایت پائیں، بشارت دے۔ اور جو تیرا انکار کریں اور تیرے دین سے گمراہ ہو جائیں اُنہیں ڈرائے۔ اور خدا تعالیٰ کا جو فرمان ہے کہ "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ" مختلف پہلوؤں سے اس کی تفسیر کی جا سکتی ہے۔

اوّل یہ کہ اصحاب الجحیم ہیں وہ۔ ان کفار کا ٹھکانا جہنّم ہوگا۔ اور اُن کی نافرمانی تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ یعنی جو اُن کی نافرمانی ہے، خود اُن کو اس کا نقصان پہنچے گا۔ تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور نہ ہی تجھ سے اس کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ تیرا فرض تو تبلیغ ہے۔ اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ اور ایک اور جگہ فرمایا کہ اس رسولؐ پر وہ کام کرنا ضروری ہے جو اُس کے ذمّہ لگایا گیا اور تم پر وہ کام کرنا ضروری ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا۔ تیسرے وہ کہتے ہیں کہ دوسرے اس کا مطلب یہ ہے کہ تو تو ہدایت دینے والا ہے۔

ہدایت دینے والا

دعوت دینے والا، ہدایت پہنچا دینے والا ہے اُن تک۔ اور اس معاملہ میں تیرا کوئی اختیار نہیں۔ یعنی اس معاملہ میں کہ وہ مانتے ہیں کہ نہیں تیرا کوئی اختیار نہیں۔ پس تو اُن کے کفر اور دوزخ میں جانے کی وجہ سے غم نہ کر۔

اس مطلب کی ایک دوسری آیت بھی ہے جس میں فرمایا کہ تیری جان اُن پر افسوس کرتے ہوئے ضائع نہ ہو جائے۔ تیسرے فرمایا کہ تو موجودہ وقت میں مطیع اور نافرمان کا خیال نہ کر۔ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ انہی میں سے تو پھر مسلمان بھی ہو گئے۔ پھر وہ کہتے ہیں اس آیت سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلتا ہے وہ یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہ پوچھا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ سے اس کا مؤاخذہ ہوگا خواہ وہ گنہگار قریبی ہو یا قریبی نہ ہو۔

ابنِ جریر ایک مشہور مفسّر ہیں اپنی تفسیر جامع البیان میں وہ لکھتے ہیں:۔

"وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ جَلَّ شَانُہٗ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا، اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ یَا مُحَمَّدُ بِالْاِسْلَامِ الَّذِیْ لَا اَقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَیْرَہٗ مِنَ الْاَدْیَانِ وَھُوَ الْحَقُّ مُبَشِّرًا مَنِ اتَّبَعَکَ فَاَطَاعَکَ وَقَبِلَ مِنْکَ مَا دَعَوْتَہٗ اِلَیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِالنَّصْرِ فِی الدُّنْیَا وَالظَّفَرِ بِالثَّوَابِ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ فِیْھَا وَمُنْذِرًا مَنْ عَصَاکَ فَخَالَفَکَ وَرَدَّ عَلَیْکَ مَا دَعَوْتَہٗ اِلَیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِالْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالذُّلِّ فِیْھَا وَالْعَذَابِ الْمُھِیْنِ فِی الْاٰخِرَۃِ

(وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ)

وہ کہتے ہیں اس کے معنے ہیں یا مُحَمَّدُ! اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا فَبَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِہٖ وَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَالْاِنْذَارُ وَلَسْتَ مَسْئُوْلًا عَمَّنْ کَفَرَ بِمَا اَتَیْتَہٗ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ وَکَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَحِیْمِ۔ (تفسیر جامع البیان جلد ۱ صفحہ ۳۹۸)

وہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے اس دینِ اسلام کے ساتھ بھیجا ہے جس کے سوا میں کسی اور دین کو کسی سے قبول نہیں کروں گا۔ اور دینِ اسلام حق ہے۔ جو شخص تیری پیروی کرے، تیری اطاعت کرے اور جس حق کی تو نے اُسے دعوت دی ہے اُسے وہ قبول کرے تو یہ حق جو ہے وہ اُسے بشارت دیتا ہے کہ دنیا میں اس کی مدد کی جائے گی۔ اور آخرت میں اُسے ثواب دیا جائے گا۔ اور اُسے دائمی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اس کے برعکس جو تیری بات نہ مانے، تیری مخالفت کرے اور جس حق کی طرف تو نے اُسے دعوت دی ہے اُسے وہ رد کر دے تو اُسے یہ حق جو ہے وہ تنبیہہ کرتا ہے کہ اُسے دنیا میں ذلت پہنچے گی اور وہ خوار ہوگا۔ اور آخرت میں اُسے ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔ کہتے ہیں پس معنی یہ ہوئے کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ پس جو پیغام تجھے دیا گیا تو نے وہ پہنچا دیا۔ اور تیرا کام پہنچا دینا اور تنبیہہ کر دینا ہے اور تجھ سے ان لوگوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا جنہوں نے اس حق کا انکار کیا جو تو اُن کے پاس لیکر آیا۔ اور وہ دوزخیوں میں شامل ہو گئے۔

تیسرا حوالہ میں نے لیا ہے امام قرطبی کی تفسیر سے۔ وہ اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں لکھتے ہیں کہ اَلْمَعْنٰی اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا غَیْرَ مَسْئُوْلٍ کہ ہم نے تجھے بشیر اور نذیر کر کے بھیجا ہے اور تجھ سے ان لوگوں کے بارہ میں پوچھ گچھ نہ ہوگی۔ یا بازپرس نہ کی جائے گی۔

علّامہ محمود الوسی کی ایک مشہور تفسیر ہے رُوح المعانی اُس میں اس آیت کی تفسیر یوں آئی ہے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ اَیْ مُتَلَبِّسًا مُؤَیَّدًا بِہٖ..... وَالْمُرَادُ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ لِاَنْ تُبَشِّرَ مَنْ اَطَاعَ وَ تُنْذِرَ مَنْ عَصٰی لَا لِتَجْبِرَ عَلَی الْاِیْمَانِ فَمَا عَلَیْکَ اِنْ اَصَرُّوْا وَ کَابَرُوْا۔

اور وہ وَلَا تُسْئَلُ کے متعلق کہتے ہیں اَیْ اَرْسَلْنٰکَ غَیْرَ مَسْئُوْلٍ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ مَا لَھُمْ لَمْ یُؤْمِنُوْا بَعْدَ اَنْ بَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِہٖ وَاَلْزَمْتَ الْحُجَّۃَ عَلَیْھِمْ وہ کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اور اُس کے ذریعہ تیری تائید کی گئی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اَے رسُولؐ! ہم نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تا تو اُن کو جو اطاعت اختیار کریں خوشخبری دے اور جو نافرمانی کریں تنبیہہ کرے۔ تجھے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ تو کسی کو ایمان لانے پر مجبور کرے۔ (یہاں میں یہ زائد کروں گا کہ اصحاب الجحیم کے جو قرآن کریم نے تین گروہ بیان کئے ہیں تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ تجھے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ تو کسی کو ایمان لانے پر مجبور کرے یا کسی کو ایمان کے تقاضوں کے پورا کرنے پر مجبور کرے کہ وہ نفاق کی راہوں کو اختیار نہ کریں یا کسی کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار نہ کریں۔)

پس اگر وہ کفر پر اصرار کریں یا نفاق کی راہوں کو اختیار کریں یا ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار کریں اور فضول جھگڑا کریں تو اس میں تیرا کوئی نقصان نہیں اور تجھ پر کوئی الزام نہیں۔

شیخ اسماعیل حقّی کی تفسیر ہے رُوح البیان، وہ لکھتے ہیں:۔

"(اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ) حَالَ کَوْنِکَ مُتَلَبِّسًا (بِالْحَقِّ) مُؤَیَّدًا بِہٖ وَالْمُرَادُ الْحُجَجُ وَالْاٰیَاتُ وَسُمِّیَتْ بِہٖ لِتَأْدِیَتِھَا اِلَی الْحَقِّ (بَشِیْرًا) حَالَ کَوْنِکَ مُبَشِّرًا لِمَنِ اتَّبَعَکَ .... (وَنَذِیْرًا) اَیْ مُنْذِرًا وَ مُخَوِّفًا لِمَنْ کَفَرَ بِکَ وَعَصَاکَ وَالْمَعْنٰی اَنَّ شَاْنَکَ بَعْدَ اِظْھَارِ صِدْقِکَ فِیْ دَعْوَی الرِّسَالَۃِ بِالدَّلَائِلِ وَالْمُعْجِزَاتِ لَیْسَ اِلَّا الدَّعْوَۃَ وَالْاِبْلَاغَ بِالتَّبْشِیْرِ وَالْاِنْذَارِ لَا اَنْ تُجْبِرَھُمْ عَلَی الْقَبُوْلِ وَالْاِیْمَانِ فَلَا عَلَیْکَ اِنْ اَصَرُّوْا عَلَی الْکُفْرِ وَالْعِنَادِ"۔

کہتے ہیں کہ یہاں حق سے مُراد دلائل اور نشانات ہیں۔ اور بَشِیْرًا تو بشارت دینے والا ہے اُن کو جو تیری پیروی کریں۔ اور نَذِیْرًا اور تو ڈراتا ہے اُنہیں جو تیرا انکار کریں، تیری نافرمانی کریں۔ اس کا مطلب یہ ہُوا کہ دلائل اور معجزات کے ذریعہ تیرے دعوئ رسالت کی سچائی کے اظہار کے بعد تیرا کام یہی ہے کہ تو اُس حق کی طرف دعوت دے اور اُسے لوگوں تک پہنچا دے خواہ خوشخبری دے کر یا ڈرا کر۔ تیرا یہ کام نہیں کہ تو اُن کو حق کے قبول کرنے یا اُس پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرے۔ اور تیرے پر کوئی الزام نہیں کہ دلائل اور معجزات کے بعد انہوں نے کفر اور مخالفت پر اصرار کیوں کیا۔ تیرا کام پہنچانا تھا تو نے پہنچا دیا اور لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔ تیرا کام پہنچانا تھا، پہنچا دیا اور یہ بازپرس نہیں ہوگی کہ کیوں وہ ایمان نہیں لائے۔

ایک تفسیر ہے "تفسیر المنار" الامام الشیخ محمد عبدہٗ لیکچر دیا کرتے تھے۔ اُن کے ایک

شاگرد ہیں، سید رشید رضا صاحب اُنہوں نے اُن کے جو لیکچر تھے یعنی قرآن کریم کے درس ان کو اکٹھے کر کے شائع کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اِس آیت کے معنے یہ ہیں کہ:-

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْعَقَائِدِ الْحَقِّ الْمُطَابِقَةِ لِلْوَاقِعِ وَالشَّرَائِعِ الصَّحِيْحَةِ الْمُوْصِلَةِ اِلٰى سَعَادَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ -

بَشِيْرًا لِمَنْ يَتَّبِعُ الْحَقَّ بِالسَّعَادَتَيْنِ (یعنی سعادتِ دُنیا اور آخرت) وَنَذِيْرًا لِمَنْ لَا يَاْخُذُ بِهٖ بِشَقَاءِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اَىْ فَلَا يَضُرُّكَ تَكْذِيْبُ الْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ يُاْتُوْنَ بِجُحُوْدِهِمْ اِلَى الْجَحِيْمِ لِاَنَّكَ لَمْ تُبْعَثْ مُلْزِمًا لَّهُمْ وَلَا جَبَّارًا عَلَيْهِمْ فَيُعَدَّ عَدَمُ اِيْمَانِهِمْ تَقْصِيْرًا مِّنْكَ تُسْأَلُ عَنْهُ، بَلْ بُعِثْتَ مُعَلِّمًا وَّهَادِيًا بِالْبَيَانِ وَالدَّعْوَةِ وَحُسْنِ الْاُسْوَةِ لَا هَادِيًا بِالْفِعْلِ وَلَا مُلْزِمًا بِالْقُوَّةِ : لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ -

یہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے عقائدِ حقّہ کے ساتھ جو واقعات کے مطابق ہیں اور صحیح احکام کے ساتھ جو

دینی اور دُنیوی سعادت

تک پہنچانے والے ہیں بھیجا ہے۔ بَشِيْرًا اور تو بشارت دینے والا ہے دونوں قسم کی سعادت کی۔ ہر اُس شخص کو جو حق کی پیروی کرے۔ وَنَذِيْرًا اور ڈرانے والا ہے دُنیا اور آخرت کی بدبختی سے اُسے جو اسے اختیار نہ کرے۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اُن مکذّبین کی تکذیب تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی جو اپنے انکار اور تکذیب کی وجہ سے جہنّم کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ کیونکہ تُو اِس لئے مبعوث نہیں کیا گیا کہ تُو ان پر دباؤ ڈالے یا انہیں مجبور کرے ایمان پر کہ ایمان نہ لانے کو تیری کوتاہی شمار کیا جائے۔ اور اس کے متعلق تجھ سے باز پُرس کی جائے بلکہ تُو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تُو تعلیم اور ہدایت دے۔ حق کو بیان کرے۔ اُس کی دعوت دے۔ اور نیک نمونہ پیش کرے۔ اپنے اُسوہ سے ان کو صداقت کی طرف بُلائے۔ نہ اِس لئے کہ تُو انہیں عملاً مجبور کر کے بالجبر ہدایت یافتہ بنائے یا اپنی طاقت سے اُن پر دباؤ ڈالے۔

دُوسری جگہ فرمایا تیرا ذمّہ نہیں کہ تو انہیں ضرور ہدایت تک پہنچائے لیکن اللہ تعالےٰ خود ہدایت دیتا ہے اُسے جسے چاہتا ہے۔

اور اس آیت میں ایک سبق بھی ہے کہ انبیاء کو بطور مُعلّم کے بھیجا جاتا ہے نہ کہ بطور داروغہ کے۔ اور نہ اُنہیں لوگوں کے دِلوں میں تصرّف کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ یعنی ان کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کہ لوگوں کے دِل بدلیں۔ کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ محمّد صلے اللہ علیہ وسلّم کو بھی خدا تعالےٰ نے دِل بدلنے کی طاقت نہیں دی تھی۔ اس میں خدا تعالےٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ مَیں نے دلائل مہیّا کر دیئے۔ آسمانی نشان ان کو دِکھا دیئے۔ اس سے زیادہ ان کی دینی بہبود کے لئے مَیں (خدا جو ساری طاقتوں کا مالک ہے) بھی اَور کچھ نہیں کروں گا۔ اُن کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ وہ میری رضا کی راہوں پر چلتے ہیں یا اپنے بدعملیوں کے نتیجہ میں میرے غصّے کو بھڑکاتے ہیں۔

تو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء کو بطور معلّم کے بھیجا جاتا ہے۔ نہ کہ بطور داروغہ کے اور نہ اُنہیں لوگوں کے دلوں تصرّف کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ نہ اُنہیں

جَبر واِکراہ کے لئے

حکم ہوتا ہے۔ پس جب کبھی وہ جہاد کرتے ہیں تو صرف حق کے دفاع کے لئے نہ اِس لئے کہ لوگوں کو وہ حق ماننے پر مجبور کریں۔

آخری حوالہ بہت پُرانی تفسیر کا نہیں۔ بلکہ ماضی قریب کی ہے یہ تفسیر۔ تو جیسا کہ پہلے بھی خطبوں میں مَیں بیان کر چکا ہوں ایک آیت اِس مضمون پر روشنی ڈالتی ہے ہم سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم کہتا کیا ہے؟ حُکم تو شریعت قرآنیہ کا چلے گا۔ اور خدا کہتا ہے کہ مَیں بھی جبر نہیں کرتا۔ اور میرا محمّدؐ بھی جبر نہیں کرتا۔ اِس آیت کے یہی معنے کئے ہیں اِن مفسّرین نے کہ خدا نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ مَیں جبر نہیں کرتا۔ میرا محمّد بھی جبر نہیں کرتا۔ اور اِس وجہ سے وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ اگر کوئی انکار کرتا ہے، کوئی نفاق کی راہوں کو اختیار کرتا ہے، کوئی مُرتد ہو جاتا ہے ایمان لانے کے بعد کسی پہ جبر کوئی نہیں۔ لیکن کام یہ ہے کہ ڈراؤ اُن کو۔ نہیں مانو گے خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ میں جلو گے۔ منافقانہ راہوں کو اختیار کرو گے تو قہرِ الٰہی کی وہ تجلّی ظاہر ہوگی کہ تمہاری نسلیں بھی کانپ اُٹھیں گی۔ یہ اِنذار کیا ہے۔ اور اگر ارتداد کی راہوں کو اختیار کرو گے تو خدا تعالےٰ کی گرفت میں آؤ گے۔ یہ اِنذار کر دو ان کو۔ سمجھا دو۔ اور اگر مانو گے خدا کے پیار کو پاؤ گے۔ دیکھو خدا کتنا پیار کرنے والا ہے۔ ایک حصّہ تو اُس کے پیار کا مومن اور کافر ہر دو پر ظاہر ہوتا ہے اس کی رحمانیت کے نتیجہ میں اور ایک حصّہ اس کے پیار کا اس کی رحیمیت کے نتیجہ میں صرف اُن لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے جو اس کے پہلے پیار کے بعد، رحمانیت کے جلووں کے بعد، خدا کے مزید پیار کے حصُول کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے عبد بن کر اس کی رضا کی جنتیں حاصل کرتے ہیں۔ اس دُنیا میں یا آخری جنتیں پاتے ہیں وفات کے بعد۔ مرنے کے بعد ملنے والی جنّتوں کے متعلق تو کہا گیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ان کو نہ کسی کان نے سُنا۔ اس کا تو ہم تصوّر ہی نہیں کر سکتے۔ اتنا ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی زندگی ہے جس زندگی کا ہر لحظہ اور ہر سیکنڈ رُوحانی سُرور اور خدا تعالیٰ کے پیار کی لذّت سے معمور ہے۔ خدا تعالےٰ کس رنگ میں پیار کرے گا اور کس رنگ میں وہ لذّت رُوحانی عطا کرے گا یہ خدا ہی جانتا ہے یا وُہ جانتے ہیں جو اِس وقت جنّت میں بیٹھے ہیں۔

ہم تو اس ابتلاء کی دُنیا میں بستے ہیں اور اپنی فکر کرنی چاہیئے یہاں۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور خوش ہو۔ اور ہمیں جب اُس نے توفیق دی ہے ایمان لانے کی تو جو دروازے، خدا تعالیٰ سے دُوری کے، جہنّم کے خاتمہ بالخیر ہونے تک کھلے ہیں، ہمارا فرض ہے کہ خاتمہ بالخیر تک پیٹھ کر کے ان دروازوں کی طرف، قدم آگے بڑھائیں اُن کی طرف مُنہ کر کے نہ چلیں۔ اور اُن کے اندر داخل نہ ہوں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ابدی جنّتوں کا ہمیں وارث بنا دے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نفاق کا دروازہ اور ارتداد کا بند نہیں۔ کوئی جبر نہیں ہے۔ اگر کوئی منافق بننا چاہتا ہے تو جبراً اُسے روکا نہیں جا سکتا۔ لیکن سزا اس کی بڑی سخت ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ اگر کوئی ارتداد اختیار کرتا ہے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدایا میں نے بیس سال تو تیری پاک جماعت میں شامل رہ کر تیری راہ میں قربانیاں دی تھیں۔ ان کا بدلہ تو مجھے دے۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا۔ اُن کے ایسے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا بھی کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔ مُرتد کو یہ یاد رکھنا چاہیئے اور مُرتد بنانے کی کوششیں بھی ہوتی ہیں۔ شیطان کا یہ بھی کام ہے۔ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ کے جو تین معنے ہیں ان کی رُو سے شیطان کے بھی تین کام ہیں۔ ایک اس کا کام ہے کہ انسان سے کفر کروائے۔ یعنی قبول ہی نہ کرے صداقت کو۔ جو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا میں بیان ہوا ہے۔ دُوسرے شیطان کا یہ کام ہے جس وقت کوئی ایمان لے آتا ہے تو بڑا تلملاتا ہے شیطان، یہ کیا ہو گیا۔ میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ پھر وہ وسوسے پیدا کر کے انسان کو نفاق کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور وسوسے پیدا کر کے اُسے ارتداد کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ چونکہ میں ایک دفعہ ایمان لے آیا علیٰ وجہ البصیرت اِس واسطے شیطان کی طاقتیں جو ہیں وہ اس سے جہاں تک میرے نفس کا تعلق تھا چھین لی گئیں، یہ غلط ہے۔ صرف محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرا شیطان اسلام لے آیا لیکن دُوسروں کے متعلق تو یہ نہیں کہا تھا کہ اُن کا شیطان بھی ایمان لے آیا۔ پاک و مطہّر بھی بہت گزرے۔ لیکن ہر ایک کو لرزاں ترساں اپنی زندگی کے دن گزارنے چاہئیں۔

شیطان کے حملہ سے بچنے کے لئے خدا نے سکھایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ۔ اس سے شیطان دُور بھاگتا ہے۔ لوگ جانتے تو ہیں۔ مگر سمجھتے کم ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ بتایا گیا کہ اگر شیطان کے حملہ سے بچنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اپنی طاقت سے تم بچ نہیں سکتے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ۔ جب تک خدا سے طاقت حاصل کر کے شیطان کا مقابلہ نہیں کرو گے شیطان کے وار سے نہیں بچ سکو گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا کرے کہ ہم خدا سے طاقت حاصل کریں اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہ کر نفاق اور ارتداد سے ہم میں سے ہر ایک بچنے والا ہو۔ ہر ایک بلا استثناء۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اُس کا جلال دُنیا میں ظاہر ہو۔ اور ہر انسان جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی توحید اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے، ایک خاندان کی حیثیت میں۔

(الفضل ۷ جون ۱۹۷۱ء)

آخری قسط

احتساب اور محتسب تاریخ کی روشنی میں

مکرم سید سجاد احمد صاحب - دارالرحمت شرقی ربوہ

خواجہ احمد محمود دستور الاحتساب میں لکھتے ہیں :-

"احتساب در شرع دو معنی دارد۔ یکے امر کردن بمعروف چو ظاہر شود ترک آنہا۔ چنانچہ نماز و روزہ و زکوٰۃ اگر کسے ترک آں ظاہر گردد۔ دوئم نہی کردن از منکر یعنی منع کردہ خدا تعالیٰ چو ظاہر شود کرد از آں چنانچہ فسق و فجور اگر از کسے ظاہر گردد او را منع کنند"

(احمد محمود خواجہ دستور الاحتساب نمبر ۶-۷)

شرع میں احتساب کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ جب لوگ نیکی پر عمل کرنا چھوڑ دیں مثلاً نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور زکوٰۃ دینا تو انہیں نیکی پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا جائے دوسرے یہ کہ جب لوگ منہیات کا ارتکاب کرنے لگیں مثلاً فسق و فجور میں مبتلا ہو جائیں تو انہیں منع کیا جائے۔

احتساب کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

۱- احتساب شرعی ۲- احتساب عرفی

احتساب شرعی میں عمومیت پائی جاتی ہے یعنی مطلق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور **احتساب عرفی** وہ ہے جسے ابتداء میں خلفاء اور حکام نے اپنایا اور بعد میں اس کا دائرہ وسیع کر دیا گیا۔

خواجہ احمد محمود نے اپنی کتاب دستور الاحتساب میں تفصیل کے ساتھ محتسب عرفی کی ذمہ داریاں گنوائی ہیں۔ مثلاً شراب کے مٹکوں کو توڑ دینا مزامیر (گانے بجانے کے آلات) کو ضائع کر دینا۔ شارع عام میں واقع نالوں اور نالیوں کی صفائی کی نگرانی۔ خوردہ فروشوں کو عام گزرگاہوں پر بیٹھنے سے روکنا۔ آوارہ مویشیوں اور جانوروں کو عام جگہوں پر چرنے سے روکنا۔ شہریوں کو ہدایت کرنا کہ وہ اپنے پالتو جانوروں اور مویشیوں کو باندھ کر رکھیں۔ عام راستوں پر کسی قسم کی رکاوٹ کھڑا کرنے سے روکنا۔ گلیوں اور بازاروں میں عمارت کی تعمیر یا کسی قسم کے تجاوز سے روکنا۔ ہمسایہ کے گھر میں تاک جھانک سے منع کرنا ....

(دستور الاحتساب)

خواجہ احمد محمود اور دوسرے مشاہیر علماء نے اپنے دور کی مروجہ منہیات کو پیش نظر رکھ کر محتسب کے فرائض کا تعین کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف انہیں علماء کے متعین کردہ فرائض پر اکتفا کیا جائے۔ وقت بدلتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضے بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں موجودہ دور کی منہیات کے مطابق اس کے انسداد کے طریقے بھی مختلف ہوں گے۔

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔

"بر طبق حدیث نبوی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کوئی امر انتظام اسلام کی خدمت کے لئے سوچنا بدعت اور ضلالت میں داخل نہیں ہے جیسے جیسے بوجہ تبدل زمانہ کے اسلام کو نئی نئی صورتیں مشکلات کی پیش آتی ہیں .... ویسی ہی نئی نئی تدبیریں کرنی پڑتی ہیں ...... ہر یک وقت اور زمانہ انتظامات جدیدہ کو چاہتا ہے"

(آئینہ کمالات اسلام تبیانت کی نشانی صفحہ ۱۴۲)

احتساب یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اصل غرض یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ میں سکون و اطمینان کا دور دورہ ہو۔ سب انسان اللہ تعالیٰ کے فرمودہ احکام کے مطابق زندگی بسر کریں۔ سلامت روی اور تحفظ انہیں حاصل ہو۔ قرآن کریم نے انسانی معاشرہ کی ترقی کامیابی اور فلاح و بہبود کے سلسلہ میں اصل الاصول بیان فرما دیئے ہیں۔ اور جو امور معاشرہ کے لئے تباہ کن یا مضرت رساں ہیں ان کا بیان بھی موجود ہے۔ پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین کی تشریح و توضیح اپنے قول و فعل سے کر دی اور عملی زندگی میں انہیں نافذ کر کے دکھا دیا۔ پس قرآن و سنت نے ہمیں اصول دیئے ہیں جن کی بنیادوں پر ہم اپنے نظام زندگی کا ڈھانچہ تیار کر سکتے ہیں ہمیں پوری آزادی ہے کہ قرآن و سنت کے عطا کردہ اصولوں کی روشنی میں اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق اپنا نظام حیات وضع کریں۔ یہی طریق کار نظام احتساب میں بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے ہاں اس وقت احتساب کا نظام مختلف صورتوں میں کار فرما ہے۔ مثلاً پولیس۔ عدلیہ۔ انتظامیہ۔ پھر ان ہر سہ اداروں کے آگے مختلف ذیلی ادارے یا معاون ادارے ہیں جو کسی نہ کسی طرح احتساب کا فریضہ ادا کرتے ہیں اور ان کا اپنا اپنا طریق کار حکومت نے مقرر کر رکھا ہے۔

حضرت امام غزالیؒ نے احیاء علوم الدین میں لکھا ہے کہ عمل احتساب کا اجر تدریجاً ہونا چاہیئے۔

(تہذیب علوم احیاء الدین للغزالی ۳۳۸)

محتسب کو چاہیئے کہ وہ صرف انہی منکرات پر گرفت کرے جن کا برملا ارتکاب کیا جا رہا ہو۔ خواہ مخواہ تجسس میں نہ پڑے اسے نہ تو لوگوں کے گھروں میں کان لگا کر یہ پتہ چلانے کی ضرورت ہے کہ اس میں گانا بجانا ہو رہا ہے یا نہیں اور نہ کسی کے گھر سے شراب کی بو سونگھنے کی کوشش کرے البتہ اگر دو معتبر آدمی اپنی مرضی سے آکر اسے اطلاع دیں کہ فلاں مکان میں شراب بنائی جا رہی ہے تو اس صورت میں وہ دست اندازی کا مجاز ہے۔

ارتکاب جرم کا پتہ لگ جانے کے بعد محتسب کو چاہیئے کہ وہ ارتکاب کرنے والے پر اچھی طرح واضح کر دے کہ اس کا فعل غلط ہے اس لئے کہ ممکن ہے ارتکاب کرنے والے کو علم ہی نہ ہو کہ فلاں کام کرنا غلط ہے۔ مثلاً محتسب نے کسی دیہاتی کو دیکھا کہ وہ تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھ رہا ہے۔ نہ صحیح طور پر رکوع کرتا ہے اور نہ سجدہ۔ تو محتسب کا فرض ہے کہ اسے نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ بتائے۔ اس صورت میں اسے نرمی و ملاطفت کے ساتھ یہ کام کرنا ہو گا۔ کسی قسم کی سختی یا درشتی اختیار کرنا مناسب نہیں کیونکہ دراصل مقصد تو اصلاح کرنا ہے نا کہ کسی کو سزا دینا۔ یا مجرم گردانا۔ البتہ اگر محتسب یہ محسوس کرے کہ برائی کرنے والا برائی کو برائی سمجھتے ہوئے اس کا مرتکب ہو رہا ہے یا وہ عادی مجرم ہے۔ اس صورت میں بھی اسے چاہیئے کہ وہ اسے محبت و شفقت سے سمجھائے بجھائے۔ اسے نصیحت کرے اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ بزرگان دین اور صلحائے امت کے حالات سنا کر اسے برائی سے متنفر اور نیکی کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن اگر اس کے باوجود مجرم اپنی اصلاح نہ کرے اور اس کے عمل میں کسی قسم کا تغیر رونما نہ ہو تو پھر محتسب اسے سخت سست کہہ سکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی وہ فحش کلامی یا دشنام طرازی سے احتراز کرے اگر نصیحت اور سختی بے اثر ثابت ہو تو پھر وہ اپنی قوت اور اختیارات استعمال کر سکتا ہے ....

(دی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد ۳ صفحہ ۴۸۶ LEIDEN ۱۹۷۱ء)

محکمہ احتساب کے باقاعدہ قیام کا علم المامون کے دور حکومت سے ہوتا ہے۔ بعد ازاں شرق و غرب کے بیشتر مسلمان علاقوں میں اس محکمہ کے قیام کے ثبوت ملتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ بعد میں تو تمدن کا خیرہ مسلم ممالک کی انتظامیہ کا جزو لاینفک بن گیا [illegible] یہ محکمہ اپنے لوازمات کے ساتھ قائم رکھا گیا بلکہ منڈیوں اور بازاروں کی نگرانی کے ساتھ ساتھ محتسب کو ٹیکس عائد کرنے کی ذمہ داری بھی سونپی گئی حکومت کے واجبات بھی محکمہ احتساب کا عملہ ہی وصول کرتا تھا۔ اس کے علاوہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عوام کے اخلاق کی نگرانی۔ مساجد اور مقابر کی دیکھ بھال بھی محتسب کے ذمہ تھی۔

سلطنت عثمانیہ میں احتساب کے اوّلین ضوابط سلطان بایزید کے عہد حکومت (۱۸۸۶-۱۹۱۸ء) میں وضع کئے گئے اس کے بعد سلطان سلیم اوّل۔ سلیمان اوّل۔ سلیم دوئم مراد سوئم۔ مراد چہارم۔ محمد چہارم کے عہد میں ان میں اضافے کئے جاتے رہے اور موقعہ بموقعہ جزوی تبدیلیاں بھی ہوتی رہیں سلطنت عثمانیہ میں ۱۸۵۷ء تک محکمہ احتساب کسی نہ کسی شکل میں باقی رہا۔

(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام صفحہ ۴۸۹)

برصغیر پاک و ہند کے اکثر مسلمان حکمرانوں نے اپنے دور حکومت میں احتساب کا نظام قائم رکھا ان میں قابل ذکر غیاث الدین بلبن (۶۶۴-۶۸۶ھ) فیروز شاہ تغلق (۷۵۲-۷۹۰ھ) سکندر لودھی (۸۹۴-۹۲۳ھ) اور اورنگ زیب عالمگیر ہیں۔ غیاث الدین بلبن ایک اچھی حکومت کے لئے محکمہ احتساب ضروری سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے دور حکومت میں چھوٹے چھوٹے قریوں میں بھی جہاں دو چار سو مسلمانوں کی آبادی ہوتی قاضی اور محتسب مقرر کر رکھے تھے۔ یہی حال سلطان علاؤالدین خلجی کا تھا وہ ہمیشہ اس بات کا کوشاں رہتا کہ اس کی مملکت میں اخلاق حسنہ کو فروغ حاصل ہو۔ اور لوگ منہیات سے پرہیز کریں اس مقصد کے لئے اس نے مملکت کے گوشے گوشے میں محتسب مقرر کر رکھے تھے۔ یہی طریق کار محمد تغلق کا تھا وہ شرعی امور میں معمولی سے تساہل کو بھی برداشت نہ کرتا تھا۔

مغلوں کے عہد حکومت میں احتساب کا وہ زور تو نہ رہا جو اس سے پہلے تھا۔ البتہ اورنگ زیب عالمگیر سختی سے شریعت کا پابند تھا اور اس نے مملکت محروسہ میں پورے دیانتداری سے شرعی قوانین نافذ کیے۔ محکمہ احتساب کا اہتمام کیا اور شراب نوشی افیون اور دیگر منشیات کے استعمال کرنے والوں کے لئے سزائیں مقرر کیں۔

(عین الملک عبداللہ بن ماہرو۔ انشاء ماہرو۔ مکتوب (۷) ، (۸))

بعد میں مغل حکمرانوں نے احتساب کا محکمہ ختم کر دیا اور اس کی بجائے کوتوال مقرر کیا۔ اور محتسب کے جملہ فرائض کی بجا آوری کا ذمہ دار کوتوال کو بنا دیا گیا۔ کوتوال ایک قسم کا ذہبی منصب تھا اور یہ پولیس سے ملتا جلتا تھا جب [illegible] محتسب

کہ صرف ان امور سے سروکار تھا جو شرعی قوانین کی ذیل میں آتے ہیں۔ یہ انتظام مسلمانان ہسپانیہ کی مذہبی اور معاشرتی زندگی کے لئے تباہ کن اور آخر میں ان کی حکومت کے لئے مہلک ثابت ہوا۔

(دی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۳: LEIDEN ۱۹۷۱-۴۹۲)

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دور نبوی اور خلافت راشدہ کے زمانہ میں بھی محکمہ احتساب اور محتسب موجود تھا یا نہیں۔ لیکن اغلب خیال یہ ہے کہ یہ دور چونکہ بالواسطہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ہر مسلمان بجا لا رہا تھا اور اکثریت ایسی تھی جو معروف پر عامل تھی اور منکر کا وجود کالعدم تھا۔ اس لئے اس محکمہ یا عہدہ کی ضرورت محسوس کی گئی ہو۔ یا اگر اس قسم کا محکمہ یا عہدہ موجود بھی ہو تو نمایاں نہ ہو سکا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خدا تعالیٰ کی معرفت میسر تھی۔ انہوں نے سچ مچ خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں سمعنا واطعنا کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور وہ جاں نثاری اور فدائیت کے پیکر تھے اور وہ حق و صداقت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کو بھی ہیچ خیال کرتے تھے وہ پوری طرح قال اللہ اور قال الرسول پر عامل تھے۔ دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین مخاطب جنہوں نے عظیم الشان قدرتوں والا خدا دیکھا تھا دین و دنیا میں کامیاب اور بامراد ہوئے انہوں نے قرآن کریم کے ہر لفظ پر عمل کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پوری طرح پیروی کی انہوں نے اسلام کے ہر حکم پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا دین و دنیا کی کامیابیوں نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ وہ اپنے محتسب اور اپنے محاسب آپ تھے اور حاسبوا قبل ان تحاسبوا ان کا شعار تھا۔ اور آج کے دور میں بھی کامیابی و کامرانی اسی میں ہے کہ حکمت اور موعظہ حسنہ کو اپنایا جائے اسلامی تعلیم کے روشن پہلو اجاگر کئے جائیں۔ دلوں کو فتح کیا جائے نرمی محبت ملاطفت اور بڑے پیار کے ساتھ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین صحابہ کرامؓ کی زبان میں زبردست تاثیر تھی۔ ان کے اخلاق میں غیر معمولی جذب و کشش تھی وہ ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ اپنے اندر رکھتے تھے۔ جنگ قادسیہ میں ایک ایرانی اسیر ہو کر آیا تو مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق و اوصاف کو دیکھ کر بے ساختہ کہنے لگا۔

"جب تم میں یہ اوصاف موجود ہیں تم شکست نہیں کھا سکتے اب مجھے ایرانیوں سے کچھ مطلب نہیں"

(تاریخ طبری ص۲۳)

اور اب بھی بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے رو کے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے کھو نہ دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی ہے۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے"

(فتح اسلام ص۱۵)

اسلام کے معنے ہی امن و سلامتی اور عافیت کے ہیں اور ہر وہ شخص جو اسلام کا داعی ہے اس میں امن و محبت۔ عافیت کوشی۔ صلح جوئی۔ نرمی اور ملاطفت کے عناصر کا ہونا لازمی ہے۔ اپنے عملی نمونہ سے مشفقانہ دعوت الی الخیر اور امر بالمعروف اس کا شعار ہونا چاہیئے جیسا کہ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کا شعار تھا۔

بنو امیہ کے کم و بیش پچاس سال بعد حضرت عمر بن عبد العزیزؒ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ اموی خلفاء میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔ بنو امیہ نے جزیہ کی رقم کے لالچ میں اسلامی سلطنت میں اصلاح و ارشاد کی طرف کما حقہٗ توجہ نہ دی تھی عمر بن عبد العزیزؒ نے اس طرف توجہ فرمائی اور غیر مسلم کثرت کے ساتھ اسلام لانے لگے۔ جس کی وجہ سے حکومت کے مالی توازن پر اثر پڑا جب اہل کاران سلطنت نے آپکو اس کی طرف توجہ دلائی اور تشویش کا اظہار کیا تو حضرت عمرؒ نے فرمایا کہ یہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا عین مقصد ہے ایک دوسرے عہدہ دار کو لکھا کہ مجھے اس سے بڑی خوشی ہو گی کہ سارے غیر مسلم اسلام قبول کر لیں اور جزیہ بند ہو جانے کی وجہ سے ہم تم دونوں محنت مزدوری سے اپنا پیٹ بھریں۔

صحابہؓ کے بعد تابعین کی ایک سربرآوردہ جماعت کے علماء نے اصلاح احوال میں بڑی کاوشیں کیں اور اپنے عملی نمونہ سے لوگوں پر اثر انداز ہوئے۔ حضرت حسن بصریؒ اس دور کے درخشندہ ستارے ہیں آپ نے صحابہ کرامؓ کا دور اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور ان کی صحبت سے فیض اٹھایا تھا۔ ان کی زبان میں تاثیر تھی۔ لوگ ان کی دل پذیر تقریروں اور حسن عمل سے متاثر ہو کر بری زندگی سے تائب ہوئے وہ اپنی تقریروں میں جہاں تربیت کے پہلو کو مدنظر رکھتے وہاں غیر مسلموں کو دین اور ایمان کی دعوت بڑے دلنشین پیرایہ میں دیتے۔

حضرت حسن بصریؒ کے بائیس برس بعد امویوں کی بجائے عباسی دور میں مادہ پرستی زور پکڑ گئی دولت کی فراوانی اور غیر ملکوں کی مادہ پرست شخصیتوں کے اختلاط سے تمدن کی خرابیاں اور بے اعتدالیاں شروع ہو گئیں مادیت کے اس متلاطم سمندر میں یہ بزرگان و داعیان اسلام گویا محفوظ جزیرے تھے جہاں ڈوبنے والے پناہ لیتے تھے اگر خلفاء اور امراء کا قبضہ جسموں پر تھا تو ان پاک لوگوں کی حکومت دلوں اور دماغوں پر تھی۔

چنانچہ لکھا ہے کہ ہارون الرشید رقہ میں مقیم تھا امام الحدیث حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ کی شہر میں آمد ہوئی۔ اور اہالیان شہر نے ٹوٹ کر ان کا استقبال کیا۔ خلیفہ کی ایک کنیز نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگی۔ بادشاہی تو یہ ہے۔ ہارون کی بادشاہی کیسی کہ لوگ بغیر پولیس اور اہل کاروں کے اکٹھا کرنے کے آتے ہی نہیں۔

پانچویں صدی کے وسط میں امام غزالیؒ نے اپنے زور قلم سے سلاطین امراء اور علمائے وقت کو جھنجھوڑا۔ انہیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے مضامین لکھے آپ کی تصانیف میں سے ایک بے نظیر تصنیف احیاء العلوم ہے اس میں آپ فرماتے ہیں

"طمع دنیا نے علمائے زمانہ کی زبانیں گنگ کر رکھی ہیں اور وہ خاموش ہیں۔ اگر بولتے ہیں تو ان کے اقوال ان کے حالات میں مطابقت نہیں ہوتی۔ اس لئے کوئی اثر نہیں ہوتا اگر آج بھی وہ خلوص و صداقت سے کام لیں اور علم کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو ان کو ضرور کامیابی ہو گی کیونکہ رعیت کی خرابی سلطان کی خرابی کا نتیجہ ہے اور سلاطین کی خرابی کی وجہ دولت اور جاہ کی محبت کا غلبہ ہے اور جس پر دنیا کی محبت غالب آجائے وہ ادنیٰ درجہ کے لوگوں پر بھی احتساب اور روک ٹوک نہیں کر سکتا چہ جائیکہ سلاطین و اکابر پر"

(احیاء العلوم ص۲۱۱)

حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ (۵۶۱ھ) اور علامہ عبد الرحمٰن ابن الجوزی (۵۹۸ھ) نے پانچویں اور چھٹی ہجری میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کیا۔ شیخ عمر کیانی لکھتے ہیں۔

"شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی جس میں یہودی اور عیسائی اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور رہزن خونی اور شرابی ہمیشہ توبہ سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور فاسد العقائد اپنے عقائد سے توبہ نہ کرتے ہوں"

(قلائد الجواہر)

علامہ عبد الرحمٰن جوزی کا وعظ اس قدر مقبول تھا کہ بعض اوقات حاضرین کی مجلس میں ایک ایک لاکھ آدمی شمار کئے گئے ... پندرہ ہزار سے تو کسی طرح کم نہ ہوتے تھے۔ بیس ہزار یہودی اور عیسائی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

علماء۔ فقہاء۔ فقراء و صوفیاء نے اپنے نیک اثر اخلاق حسنہ نرمی ملاطفت محبت احسان اور عملی نمونہ سے لوگوں کی تعلیم و تربیت کی۔ چنانچہ سلطان نورالدین کو جب ۵۵۸ھ میں الاکراد کے معرکہ میں جو بقیعہ کے معرکہ کے نام سے مشہور ہے عیسائیوں کے اچانک حملہ کی وجہ سے شکست ہوئی تو اس نے دار الحکومت جانے سے انکار کر دیا اور قسم کھائی کہ جب تک اسلام کے دشمن سے انتقام نہ لوں گا کسی چھت کے نیچے نہیں سوؤں گا خزانہ پر جنگ کا بوجھ تھا وزراء نے مشورہ دیا کہ وظائف سردست بند کر دیئے جائیں لیکن اس نے کہا فقراء۔ فقہاء۔ اور صوفیاء کو سب وظائف بدستور دیئے جاتے رہیں۔ اور ان سب کو اس نے دشمن کی سرحد کے قریب اپنے خیموں سے دعا کے لئے خطوط لکھے۔

ان بزرگوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر درد و رقت کے ساتھ دعائیں کیں اور لوگوں کے اجتماع میں رو رو کر یہ خطوط پڑھ کر سنائے اور دعا کی تحریک کی لوگوں میں جوش پیدا ہو گیا اور سلطان نورالدین کو فتح حاصل ہوئی۔

سلطان صلاح الدین ایوبی ایک جری سپاہی اور مخلص مبلغ اسلام تھا۔ نوادر السلطانیہ میں لکھا ہے۔

"میدان جنگ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کی کیفیت ایک ایسی غمزدہ ماں کی سی ہوتی تھی جس

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۹ پر)

صدائے توحید تامل ناڈو میں

از ۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

صوبہ تامل ناڈو کے ضلع ترونلویلی میں ایک چھوٹا سا گاؤں میناکشی پورم ہے یہاں کی ساری آبادی ہریجنوں کی ہے ۔ تین صد گھرانوں پر مشتمل اس چھوٹے گاؤں میں مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۸۱ء کو منعقدہ ایک تقریب میں دو صد چالیس کے قریب گھرانوں نے جو ۹۶۰ مرد و زن پر مشتمل ہیں) اسلام قبول کیا۔

اس خبر نے اخباروں کے ذریعہ نہ صرف تامل ناڈو میں بلکہ دیگر علاقوں میں بھی بڑی شہرت اختیار کی۔ اخبارات نے اس تبدیلی مذہب کے بارے میں کئی بیانات شائع ہوتے رہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے تحت اس علاقہ کے دورہ کرنے کے لئے خاکسار مکرم میران شاہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مدراس اور مکرم خلیل احمد صاحب نائب ایڈیٹر "راہ امن" کے ساتھ مورخہ ۲۵ جون کو مدراس سے روانہ ہو کر دوسرے دن میلا پالیم پہنچا۔ وہاں سے مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ میلا پالیم مکرم عبد القادر صاحب ایم اے صدر جماعت اور مکرم حسن ابوبکر صاحب بی ایس سی ۔ بی ایڈ سیکرٹری مال کو لے کر ہم مذکورہ گاؤں کی طرف جو میلا پالیم سے ۶۵ کیلو میٹر دور واقع ہے بذریعہ بس روانہ ہوئے۔ بس سٹاپ میں اُتر کر گاؤں کی طرف ایک میل پیدل چلنا ہے ۔ جوں ہی ہم گاؤں میں داخل ہوئے چھوٹے چھوٹے بچے جو پہلے ہریجن تھے ہمیں دیکھ کر زور سے السلام علیکم کہتے رہے ۔ اتنے میں چند افراد جو تعلیمیافتہ ہیں ہمیں ایک مسجد میں لے گئے جو ناریل کے پتوں سے بنی ہوئی تھی ۔ دوران گفتگو ہمارے مختلف سوالات کا اُنہوں نے جواب دیا ۔ عمر شریف (سابقہ نام دورے راج) نے جو سرکاری ملازم ہیں اور ابراہیم (سابقہ نام راجن) جو وظیفہ یاب سکول ٹیچر ہیں نے بتایا کہ

عرصہ دراز سے ہم غیر ہریجن ہندوؤں کا ظلم و ستم سہتے ہوئے غلامی کرتے رہے۔ ہمارے ساتھ ان لوگوں کا سلوک کتوں اور گدھوں کی طرح کا ہے۔ چند سال قبل ہم میں سے پانچ خاندانوں نے عیسائیت قبول کی تھی۔ لیکن دیگر عیسائیوں کا سلوک بھی ہمارے ساتھ اسی قسم کا تھا۔ اس لئے اسی نتیجہ پر پہنچے کہ ہمارے لئے اسلام جو پیار و محبت اور رواداری کا مذہب ہے کے علاوہ اور کوئی مداوا یا اور ذریعہ نہیں تھا۔ اس لئے مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۸۱ء کو ایک تقریب میں اس گاؤں کی اکثریت نے کسی جبر و اکراہ یا لالچ کے بغیر اسلام قبول کیا۔

ان میں وہ پانچ گھر بھی شامل تھے جنہوں نے عیسائیت قبول کی تھی۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ اس گاؤں میں تقریباً تین صد گھر ہیں جو سب کے سب ہریجنوں کا ہے۔ ان میں دو صد چالیس کے قریب گھروں نے جو ۹۶۰ افراد پر مشتمل ہیں اسلام قبول کیا ہے ۔ ان میں ۷ افراد پڑھے لکھے ہیں ۔ بعض سرکاری دفتروں میں ملازم ہیں ۔ اکثریت کسانوں کی ہے۔

دوران گفتگو میں انہوں نے بتایا کہ ہم پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ہم نے مالی امداد کی لالچ میں اسلام قبول کیا ہے ۔ یہ ہم پر سراسر جھوٹا الزام ہے جو کبھی ثابت نہیں کیا جاسکتا ۔ اُنہوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا کھانا کھانے کے لئے بھی اُجرت کی ضرورت ہے اُنہوں نے بتایا کہ اب ہمیں پوری طرح تسلی ہے ۔ اب ہمیں آزادی کی سانس لینے کی توفیق مل رہی ہے ہم اُنہیں دیر تک مختلف دینی مسائل سمجھاتے رہے۔ تقریباً دو گھنٹے اُن میں رہنے کے بعد ہم واپس میلا پالیم پہنچ گئے۔

میلا پالیم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں کی جماعت بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہے ۔ کئی علم دوست اور دیگر کئی تعلیم یافتہ نوجوان اب جماعت کے ساتھ منسلک ہو چکے ہیں ۔ کئی تعلیمیافتہ نوجوان زیر تبلیغ ہیں ۔ چنانچہ خاکسار کی موجودگی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے چاروں دن جبکہ خاکسار وہاں تھا دن رات مشن ہاؤس میں یہ پڑھے لکھے زیر تبلیغ نوجوان آتے رہے اور سارے اوقات دینی مسائل سمجھنے اور دیگر تبلیغی گفتگو میں ہی صرف ہوتے رہے یہاں کے اچھے اچھے خاندانوں کے یہ چشم و چراغ کا احمدیت کی طرف رجحان کی ایک بہت بڑی وجہ تامل رسالہ راہ امن اور اسی طرح تامل زبان میں حال ہی میں شائع شدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتابوں کے ترجمہ اور دیگر کتابیں ہیں ۔ خدا تعالیٰ انہیں جلد ہی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

مورخہ ۲۶ جون کے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختلف تحریکات کی طرف روشنی ڈالی جو غلبۂ اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہیں۔

شام کو یہاں کے رحمانیہ ہائی سکول کے مینیجر اور ہیڈ ماسٹر کی خواہش پر خاکسار اور چند احباب اس درسگاہ میں گئے ۔ اور سکول کی نئی تعمیر شدہ عمارت اور LABORATORY وغیرہ کا معائنہ کیا ۔ ان کی خواہش کے مطابق سکول کے سامنے حکومت کے "درخت اُگاؤ سکیم" کے تحت خاکسار نے اور مکرم میران شاہ صاحب نے ایک ایک درخت نصب کیا۔

تربیتی اجلاس اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء مشن ہاؤس میں خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس مکرم حافظ محمد خواجہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا ۔ مکرم میران شاہ صاحب کے مختصر خطاب کے بعد خاکسار نے قریباً ۱½ گھنٹہ مختلف تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی۔

تبلیغی جلسے جماعت احمدیہ میلا پالیم نے دو روزہ تبلیغی جلسوں کا بھی وسیع پیمانے پر انتظام کیا تھا۔ شہر کے مختلف اطراف میں پوسٹرز نصب کر کے خوب تشہیر کی گئی تھی۔

پہلا جلسہ عام مورخہ ۲۷ جون کو مشن ہاؤس کے باہر خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم عبد القادر صاحب ایم اے اور مکرم میران شاہ صاحب نے عقائد احمدیت کے موضوع پر تقریر کی ۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے بعض اعتراضات کا جواب دیا۔

دوسرے دن مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ عام میں ختم نبوت کے عنوان پر اُنہوں نے قریباً پون گھنٹہ تقریر کی ۔ اس کے بعد خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک مختلف مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ یہ جلسہ رات کے پونے ۱۱ بجے تک جاری رہا ۔ خدا کے فضل سے دونوں دن کے جلسے بہت ہی با رونق اور کامیاب رہے ۔ غیر احمدی حاضرین غیر معمولی طور پر معقول تعداد میں ہماری تقریریں سنتے رہے ۔ جلسوں میں شرکت کے لئے سا تان کلم اور شنکرن کوئل کی جماعتوں سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

دو تین روز مشن ہاؤس میں خوب رونق اور چہل پہل رہی ۔ اور پیار و محبت اور خلوص و اخوت کا بہترین سماں بندھا ہوا تھا ۔ مورخہ ۲۹ کی شام کو ہم تینوں وہاں سے روانہ ہو کر دوسرے دن صبح مدراس پہنچے ۔ فالحمد للہ علی ذالک ۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں تبلیغی و تعلیم و تربیت کے میدان میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے اور نمایاں و مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اجتناب اور تجسس بقیہ صفحہ ۸

نے اپنے اکلوتے بیٹے کا داغ اُٹھایا ہو وہ ایک صف سے دوسری صف تک گھوڑے پر دوڑتے پھرتے اور لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیتے خود ساری فوج میں گشت کرتے اور پکارتے پھرتے یا للاسلام (یعنی اے اسلام کا درد رکھنے والو اسلام کی مدد کو پہنچو) اور سلطان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے" (نوادر السلطانیہ صفحہ ۱۵۵)

یہ قصہ طولانی ہے کہ

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے۔

مختصر یہ کہ یہ داعیان اسلام اور پاکباز مسلمان ہر طبقہ میں سے تھے بادشاہ بھی تھے اور فقیر بھی گوشہ نشین صوفیاء بھی تھے اور خانقاہوں میں رہنے والے مست الست مجذوب بھی ۔ ملک ملک گھومنے والے تاجر بھی تھے باعزت آقا بھی اور بے نوا غلام بھی تھے۔ قارون کے خزانے لٹانے والے امیر تھے اور فاقہ مست غریب بھی تھے ۔ لیکن ان سب میں ایک جوش تھا ایک جذبہ تھا لگن تھی تڑپ تھی کہ عالم اسلام تابندہ ہو اور مسلمان معزز اور مؤقر ہوں وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنے قول و فعل سے اپنی قربانیوں اپنے ایثار اور اپنے مثالی کردار سے ظلمت کدۂ عالم کو نور اسلام سے منور کر دیں مکارم اخلاق پر لوگ فائز ہو جائیں ۔ ان میں دیانت تھی امانت تھی خوف خدا تھا تقویٰ تھا ہمدردی مخلوق تھی اعلیٰ اخلاق تھے اور وہ ایسی زبان ہلا بھی نہ پاتے تھے کہ لوگ ان کے حسن اخلاق کے باعث گرویدہ ہو جاتے تھے ۔ انکے نزدیک کوئی انسان حقیر نہ تھا وہ مساوات محمدی کے قائل تھے انکے نزدیک ہر جان قابل عزت و احترام تھی وہ دلوں کو فتح کرتے تھے اور جب دل فتح ہو جائیں تو باقی رہ کیا جاتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

درخواست دعا

مکرم سیف الدین صاحب خالد کلکتہ کافی عرصہ سے الرجی کے باعث کھانسی و تنفس کی تکلیف میں مبتلا ہیں ۔ علاج معالجہ سے کوئی خاص افاقہ نہیں ہو رہا ہے ۔ لہذا جملہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافی مطلق خدا اپنے خاص فضل و کرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے ۔ اور صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا فرمائے نیز اُن کے کام میں برکت بخشے آمین ۔ (ایڈیٹر بدر)

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری ۳۰ر اپریل ۱۹۸۳ء تک کے لئے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ رشی نگر

(۱) صدر۔ مکرم عبد السبحان صاحب گنائی
(۲) نائب صدر۔ " محمد ایوب صاحب گنائی
(۳) سیکرٹری مال / سیکرٹری تحریک جدید / سیکرٹری وقف جدید — مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب کوٹی
(۴) سیکرٹری تعلیم۔ مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب ...
(۵) " تبلیغ۔ مکرم محمد یوسف صاحب میر
(۶) سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم غلام رسول صاحب بٹ
(۷) " ضیافت۔ " ماسٹر عبد الرشید صاحب میر
(۸) " جائیداد۔ " ماسٹر محمد شریف صاحب بٹ
(۹) جنرل سیکرٹری۔ " عبد الحمید صاحب ناصر
(۱۰) آڈیٹر۔ " محمد رفیق صاحب واعظ
(۱۱) امام الصلوٰۃ۔ " محمد شفیع صاحب واعظ
(۱۲) قاضی۔ " عبد الغفار صاحب گنائی نمبردار
(۱۳) امین۔ " عبد السبحان صاحب گنائی

(۲) جماعت احمدیہ بینا ڈنگرہ

(۱) صدر۔ مکرم عبد الغفور صاحب　(۲) سیکرٹری مال۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب شیخ
(۳) سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم محمد ظہیر علی صاحب　(۴) سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مکرم زاہد علی صاحب

(۳) جماعت احمدیہ کالکوٹم

(۱) صدر۔ مکرم ٹی کے کنجالان کٹی صاحب　(۲) سیکرٹری مال مکرم ٹی کے امیر علی صاحب
(۳) سیکرٹری تعلیم و تربیت و تبلیغ۔ مکرم ایم محمد ماتوٹی صاحب

(۴) جماعت احمدیہ مونگھیر

مشروط ۳۰-۴-۸۲ تک

(۱) صدر۔ مکرم سید عبد الکریم رضی احمد صاحب　(۲) سیکرٹری مال۔ مکرم ضیاء العارفین صاحب
(۳) امام الصلوٰۃ مکرم کمال احمد صاحب　(۴) " تبلیغ۔ مکرم نسیم احمد صاحب
(۵) سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مکرم زاہد احمد صاحب　(۶) " امور عامہ۔ مکرم عین العارفین صاحب

(۵) جماعت احمدیہ کڈلائی

(۱) صدر۔ مکرم وی پی عبد الحی صاحب　(۲) سیکرٹری مال۔ مکرم ٹی پی عاشق صاحب

(۶) جماعت احمدیہ پیلاکارا

(۱) صدر۔ مکرم پی پی محمد صاحب　(۲) سیکرٹری مال۔ مکرم اے عبد الرشید صاحب
(۳) جنرل سیکرٹری و رشتہ ناطہ۔ مکرم ٹی آنس صاحب　(۴) " ضیافت۔ مکرم اے بشیر احمد صاحب

(۷) جماعت احمدیہ منکوٹ

(۱) صدر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب　(۲) سیکرٹری مال۔ مکرم ماسٹر فیض احمد صاحب
(۳) سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم عبد الغفور صاحب۔

(۸) جماعت احمدیہ کلکتہ — تمام عہدیداران نامزد کئے گئے ہیں۔

(۱) سیکرٹری مال مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور　(۲) سیکرٹری وقف جدید۔ مکرم ظفر احمد صاحب نیو ملٹیا
(۳) " تعلیم۔ مکرم مقبول احمد صاحب ...　(۴) " امور عامہ۔ مکرم نصیر احمد صاحب بانی
(۵) " جوبلی فنڈ۔ مکرم محمد ادریس خان صاحب　(۶) " تحریک جدید۔ مکرم منیر احمد صاحب بانی
(۷) " وصایا۔ مکرم ناصر احمد صاحب بانی　(۸) " جائیداد۔ مکرم علی احمد صاحب
(۹) " ضیافت۔ مکرم محمود احمد صاحب سلیم سہگل　(۱۰) " تبلیغ۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب
(۱۱) آڈیٹر۔ مکرم شہزادہ پرویز صاحب

نوٹ:۔ سیکرٹری جائیداد مکرم میاں محمد حسین صاحب کو پہلے نامزد کر کے منظوری دی گئی تھی اب انکی وفات کے بعد مکرم علی احمد صاحب کو نامزد کیا گیا ہے۔

(۹) جماعت احمدیہ موہن پور

(۱) صدر۔ مکرم اے ایس ایم مسیح صاحب　(۲) سیکرٹری مال۔ مکرم انوار الحق صاحب ...
(۳) سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم بن یامین صاحب لشکر　(۴) " تعلیم۔ " آفتاب زمان صاحب

(۱۰) جماعت احمدیہ کٹک

(۱) ایڈیشنل سیکرٹری مال۔ مکرم سید طیب احمد صاحب سلیم

(۱۱) جماعت احمدیہ جڑچرلہ

(۱) سیکرٹری تعلیم و تربیت و امور عامہ۔ مکرم میر احمد عارف صاحب

درخواست دعا:۔ ... کی والدہ ... احمد گذشتہ دنوں اچانک بیمار ہو گئیں تھیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل ... کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ... بشارت احمد حیدرآبادی۔

فہرست ۳

فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان میں بھجوائیں جو امارت مقامی کے انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کر دی گئیں۔ بغرض دعا ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مکرمہ ریحانہ ناز صاحبہ انصاری نیو یارک
" نادر النعیم انصاری صاحبہ "
" منصور صاحبہ "
" فوزیہ خان صاحبہ "
" والدہ صاحبہ مکرم خورشید احمد صاحب ابو ظہبی
مکرم نصیر احمد صاحب "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لنڈن
" سردار حمید صاحبہ کینیڈا
" ثریا صادق صاحبہ لنڈن
" نعیمہ محمود صاحبہ "
" نصرت جہاں ادریس صاحبہ انگلینڈ
مکرم ایم اے خان صاحب امریکہ
" منیر احمد صاحب کھوکھر لنڈن
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بریڈ فورڈ
مکرم عبید اللہ صاحب میر "
" شمس الدین صاحب آمڈ نیا
مکرمہ اہلیہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب "
" یاسمین سبحان صاحبہ ناریشش
" اہلیہ صاحبہ عبد القدوس صاحب انگلینڈ
مکرم خدا احمد صاحب بھٹی لنڈن

نوٹ:۔ فہرست نمبر ا میں غلطی سے ... لکھا گیا تھا۔

مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب ...
احباب جماعت احمدیہ سرینگر
احباب جماعت احمدیہ حیدرآباد
مکرم غلام حمید الدین صاحب گلبرگہ
" فہیم احمد صاحب دیودرگ ...
" سید برکات احمد صاحب اندور
جماعت احمدیہ شاہجہان پور

جماعت احمدیہ جڑچرلہ
مکرمہ ... بانو صاحبہ حیدرآباد
" امۃ الحکیم صاحبہ بالاسور
مکرم محمد مشتاق صاحب لکھنؤ
" محمد کریم احمد صاحب فیض آباد
" لطیف احمد خان صاحب آندھرا پردیش
" احمد عبد المنان صاحب حیدرآباد
" سید داؤد احمد صاحب مظفر پور
" محمود عثمان صاحب لنڈن

افطاری کی رقوم بھجوانے والے احباب

خاندان محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم
مکرم مبارک احمد صاحب ارشاد لیبیا
مکرمہ ڈاکٹر صغرا خان صاحبہ لنڈن
مکرم محمود جان صاحب انگلینڈ
مکرمہ اکبری اسماعیل صاحبہ لنڈن
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب لنڈن مع فیملی
" عبد المجیب صاحب بھوبنیشور
" ابرار احمد صاحب سرودار
مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ رانچی
" ام خاتون صاحبہ بھوبنیشور
" مبصرہ النساء صاحبہ "
" امۃ الحکیم صاحبہ سکندرآباد
" نعیمہ صاحبہ "
مکرم سید سہیل صاحب "
مکرمہ سیدہ صاحبہ "
مکرم شوکت احمد صاحب "
محترمہ صداقت بیگم صاحبہ "
مکرم مشتاق احمد صاحب لکھنؤ

گیمبیا کے صدر داؤدا جوارا ...... بقیہ صفحہ اوّل

اور سکول کی کینٹین کا افتتاح کرتے ہوئے بوتلیں اور گلاب جامن خریدے۔ صدر موصوف اور لیڈی جوارا نے کینٹین کی بنی ہوئی گلاب جامنیں بہت پسند فرمائیں۔ واپسی پر صدر محترم نے سکول کے دفاتر کے سامنے اپنی آمد کی یادگار کے طور پر اپنے ہاتھوں سے ناریل کا ایک پودا لگایا۔ صدر کی آمد اور روانگی کے وقت پولیس کے بینڈ نے قومی ترانہ پیش کیا۔ اور سکول کے جھنڈے کی پرچم کشائی کے موقع پر قومی ترانہ کی دھنیں پیش کیں۔ اس تقریب میں متعدد وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، پرمانینٹ سیکرٹریز اور اعلیٰ عہدوں پر فائز سول اور ملٹری افسران اور نمایاں شخصیتوں نے شرکت کی۔

یہ تمام تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہی۔ ریڈیو اور سرکاری اخبار نے تفصیل سے خبریں دیں۔ حکومت نے اپنے فوٹوگرافرز بھجوائے اور تمام کارروائی صدر کے ریکارڈ آفس میں محفوظ کرلی گئی۔

(بشکریہ الفضل ۱۲ ر اگست ۱۹۸۱ء)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۵ ر اگست ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی دختر عزیزہ طاہرہ پروین صاحبہ کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم عبدالحفیظ صاحب عاجز بی۔ اے ابن مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعمیرات و ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

خطبہ نکاح میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مکرم مولوی صاحب موصوف اور مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ہر دو کی جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(ایڈیٹر بدر)

منظوری زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اترپردیش

جملہ مجالس انصار اللہ صوبہ اترپردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم خان حمید اللہ صاحب افغانی کو زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اترپردیش مقرر کیا جاتا ہے۔ جملہ مجالس اور عہدیداران مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ موصوف سے پورا پورا تعاون فرمادیں۔ اُن کا پتہ درج ذیل ہے :-

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

Hameedullah Khan Afghani
Via DHAURALA P.K. AFGHAN
Distt. SAHARANPUR (U.P.)
PIN. 247340.

ضروری اعلان برائے لجنات بھارت

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ ستمبر ۱۹۸۱ء میں لجنہ اماء اللہ کا سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ۱۵ ر ستمبر ۱۹۸۱ء تک تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹ لجنہ و ناصرات کی دو دو نقلیں ارسال کر دیں تا کہ سالانہ رپورٹ کاپی بروقت شائع کروائی جاسکے۔ دیر سے ملنے والی سالانہ رپورٹیں شامل نہیں ہو سکیں گی۔ اسی طرح آخر ستمبر تک لجنہ و ناصرات کا چندہ بھی ارسال کر دیا جائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"
ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود
ریڈیو - ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)
غلام محمد اینڈ سنز - پاری پورہ - کشمیر ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے گھٹنے کی تکلیف میں بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔ احباب محترمہ موصوفہ کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی کے لئے دعا کریں۔

● مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

آل بہار احمدیہ مُسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال چوتھی آل بہار احمدیہ مُسلم کانفرنس مورخہ ۲۲ و ۲۳ ر اخاء (اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو انشاء اللہ خانپور ملکی (مونگھیر) میں منعقد ہوگی۔ صدر مجلس استقبالیہ مکرم پروفیسر مجید عالم صاحب صدر جماعت خانپور ملکی مقرر ہوئے ہیں۔ براہِ مہربانی اس سلسلہ میں صُوبہ بہار کی جملہ جماعتیں ضروری خط وکتابت اور ترسیل چندہ کانفرنس درج ذیل پتہ پر فرمائیں۔ نیز کانفرنس کی کامیابی کے لئے بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

المُعلن:۔ خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ انچارج جمشید پور (بہار)

پتہ:۔ PROF. S. MAJEED ALAM.
P.O. KHANPUR MILKIY (Via: TARAPUR)
Distt:- MONGHYER (BIHAR)

پندرھویں احمدیہ سالانہ کانفرنس۔ اُترپردیش

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مورخہ ۱۷ ۔ ۱۸ ر اخاء (اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو پندرھویں احمدیہ سالانہ کانفرنس اُترپردیش انشاء اللہ تعالےٰ بنارس میں منعقد ہوگی۔ صدر مجلس استقبالیہ مکرم عبدالسلام صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ پرنسپل اور جنرل سیکرٹری مکرم عبدالستار صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اس سلسلہ میں ضروری خط وکتابت اور ترسیل چندہ کانفرنس مندرجہ ذیل پتہ پر کیا جائے۔ نیز کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

المُعلن:۔ عبد الحق فضل مُبلّغ انچارج اُترپردیش۔

پتہ:۔ MR. ABDUS SALAM M.A.
Retd. Principal
17/178 E NADESAR
VARANASI (CANTT.) PIN. 221002
(U.P.)

کھالِ قُربانی اور عید فنڈ

جملہ احباب جماعت اور عہدہ دارانِ مال کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ عید الاضحیہ پر جو قُربانی کی جاتی ہے۔ یا صدقہ اور عقیقہ پر جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں اُن کی کھالوں کی رقم بھی مرکز میں آنی چاہیئے۔ سیکرٹریانِ مال کو چاہیئے کہ کھالوں یا اُن کی قیمت کی فراہمی کر کے روپیہ مرکز میں بھجوایا کریں۔ کھالوں کے روپیہ میں سے اگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے لئے نظارت بیت المال آمد سے قبل از وقت اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔

عید فنڈ یہ فنڈ بھی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ مُبارک سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے مقرر ہے۔ جس کی پابندی ضروری ہے۔ لہذا آئندہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر احبابِ جماعت اِس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اِس مد میں وصُول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احبابِ جماعت کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

بہشتی مقبرہ قادیان کے متعلق اللہ تعالےٰ کی بشارتیں!

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ "الوصیّۃ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔"

(۲)۔ "اس قبرستان کے لئے مجھے بڑی بھاری بشارتیں ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔"

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے کہ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسبِ ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہ ہوگا۔"

جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کو چاہیئے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس قائم کردہ نظامِ وصیّت سے منسلک ہو جائیں۔ اور وصیت کر کے اپنی زندگیوں میں اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن کے کاموں میں اپنے اموال سے مدد دیں۔ اور بعد وفات "بہشتی مقبرہ" اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ (آمین)

صدر مجلس کارپرداز قادیان

ہفتۂ قُرآن مجید

مورخہ ۵ ستمبر تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاتا رہا ہے، احباب مطلع رہیں کہ امسال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۵ ستمبر تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں تجویز کیا گیا ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا اہتمام کریں۔ اور مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کریں کہ قرآن مجید کی عظمت وشان۔ قرآن مجید کے فضائل۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے۔ قرآن مجید مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ قرآن مجید کی تعلیمات۔ اُخروی زندگی از روئے قرآن۔ تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریاں۔ قرآن مجید کی رُوحانی تاثیرات۔ تفہیم قرآن کے اصُول۔ قرآن کریم سرچشمۂ علوم ہے۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ معیارِ نجات۔ قرآن مجید کا پیش کردہ پُرامن پاکیزہ معاشرہ۔ قرآن کریم کی پُرحکمت تعلیمات کا خلاصہ وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتِ اَحْمَدِیّہ خدمتِ قرآن کا فریضہ سر انجام دے رہی ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران اور مبلّغین ومعلّمین واحباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ ہفتۂ قرآن پُوری شان واہتمام سے منائیں۔ اور ہر فردِ جماعت کو قرآن مجید کی پاک تعلیمات کو دستور العمل بنانے اور زندگی اللہ تعالیٰ کے منشاء و قرآن مجید کے فرمودات کے مطابق بسر کرنے کی تلقین کریں۔ اللہ ہمیں شاندار طریق پر ہفتہ قرآن منانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا:۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مُنیر سابق مبلغ سری لنکا۔ ماریشس۔ افریقہ شرقی ومغربی۔ حال سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ، زیارت کیلئے قادیان آئے ہیں۔ انہیں گزشتہ پانچ سال سے گُردوں میں انفیکشن اور ذیابیطس کی شکایت ہے نیز ان کی اہلیہ کا اگلے ماہ ایک اپریشن تجویز ہُوا ہے دوست دُعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صحتِ کاملہ سے نوازے۔ اور خدماتِ دینیہ کی تادمِ آخر توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)